AW–389

B.A. Part-II (Semester–IV) Examination
URDU LITERATURE
(Literature of Modern Language)

Time : Three Hours] [Maximum Marks : 80

سوال نمبرا۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع حوالہ کے کیجئے۔(کوئی دو) :— 16

(ا) سنئے مرزا رسوا صاحب آپ مجھ سے کیا چھیڑ چھیڑ کے پوچھتے ہیں۔مجھ کم نصیب کی سرگذشت میں ایسا کیا مزا ہے جس کے آپ مشتاق ہیں۔ ایک ناشاد نامراد، آوارہ وطن، خانماں برباد، عار دو جہاں کے حالات سن کے مجھے ہرگز امید نہیں کہ آپ خوش ہوں۔اچھا سنئے، باپ دادا کا نام لے کے اپنی سرخروی جتانے سے فائدہ کیا اور سچ تو یہ ہے کہ مجھے یاد بھی نہیں، ہاں اتنا جانتی ہوں کہ فیض آباد میں شہر کے کنارے کسی محلّہ میں میرا گھر تھا۔میرا مکان پختہ تھا۔آس پاس کچھ کچے مکان، کچھ جھونپڑے، کچھ بہشتی، کچھ نائی، دھوبی، کہار۔میرے مکان کے سوا ایک اونچا گھر اس محلّہ میں اور بھی تھا۔

(۲) باپ کے مرنے کا حال سن کر مجھے بہت رنج ہوا۔اس دن رات بھر رویا کی دوسرے دن بے اختیار جی چاہا بھائی کو جا کے دیکھ آؤں۔دو دن کے بعد ایک مجرا آ گیا اس کی تیاری کرنے لگی۔جہاں کا مجرا آیا تھا وہاں گئی۔محلّہ کا نام یاد نہیں مکان کے پاس ایک بہت بڑا پرانا املی کا درخت تھا۔اسی کے نیچے نگیرہ تانا گیا تھا۔گردقناتیں تھیں۔بہت بڑا مجمع، مگر لوگ کچھ ایسے ویسے ہی تھے۔پہلا مجرا کوئی ۹ بجے شروع ہوا۔بارہ بجے تک رہا۔اس مکان کو دیکھ کر دہشت سی ہوتی تھی۔امڑا چلا آتا تھا کہ یہیں میرا مکان ہے۔یہ املی کا درخت وہی ہے جس کے نیچے میں کھیلا کرتی تھی۔جو لوگ محفل میں شریک تھے ان میں سے بعض آدمی ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے ان کو میں نے کہیں دیکھا ہے۔

(۳) خانم صاحب کو آپ نے دیکھا ہوگا۔اس زمانے میں ان کا سن قریب پچاس برس کے تھا۔کیا شاندار بڑھیا تھی۔رنگ تو سانولا تھا، مگر ایسی بھاری بھرکم جامہ زیب عورت دیکھی نہ سنی۔بالوں کے آگے کی لٹیں بالکل سفید تھیں۔ان کے چہرے پر بھلی معلوم ہوتی تھیں۔ململ کا دوپٹہ سفید کیسا باریک چنا ہوا کہ شاید و باید۔اودے مشروع کا پائجامہ بڑے بڑے پائچے ہاتھوں میں موٹے موٹے سونے کے کڑے، کلائیوں میں پھنسے ہوئے۔کانوں میں سادی دانتیاں لاکھ لاکھ بناؤ دیتی تھیں۔بسم اللہ کی رنگت ناک نقشہ ہو بہو انھیں کا سا تھا مگر وہ نمک کہاں اس دن کی صورت خانم کی مجھے آج تک یاد ہے۔پلنگڑی سے لگی ہوئی قالین پر بیٹھی ہیں۔

(۴) ہر طرف اندھیرا تھا۔طلسمات کا عالم تھا۔وقت اور مقام کی مناسبت سے میں نے سوہنی کی ایک چیز شروع کر دی۔اس راگنی کے بھیانک سروں نے دل پر اپنا پورا اثر کیا تھا۔سب مبہوت بیٹھے تھے۔مارے خوف کے باغ کی طرف دیکھا نہ جاتا تھا۔خصوصاً

گنجان درختوں کے نیچے اندھیرا گھپ تھا۔ سب ایک دوسرے کی صورت دیکھ رہے تھے گویا وہ جلسہ امن کی جگہ تھی اور جدھر نگاہ اٹھا کے دیکھو ایک ہو کا عالم تھا۔ اوروں کا کیا ذکر خود میرا کلیجہ دھڑک رہا تھا۔ دل ہی دل میں کہتی تھی بیگم نے سچ کہا تھا۔ بے شک یہ جگہ رہنے کے لائق نہیں ہے۔ اس اثنا میں گیدڑ کے بولنے کی آواز آئی اس نے اور بھی دلوں کو ہلا دیا۔ اس کے بعد کتے بھونکنے لگے۔ اب تو مارے دہشت کے یہ حال تھا کہ کسی کے منہ سے بات نہیں نکلتی تھی۔ اتنے میں بیگم نے گاؤ تکیہ سے ذرا اونچی ہو کے اپنے سامنے کچھ دیکھا اور زور سے ایک چیخ مار کر مسند پر گر پڑیں۔

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل میں سے صرف چار بند کی تشریح مع حوالے کے کیجئے :— 16

(۱) کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

(۲) ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے
مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
سب ایک ایک کے، باہم مددگار ہوتے
عزیزوں کے غم میں دل افگار ہوتے
جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم
تو کہہ سکتے اپنے کو خیرالامم ہم

(۳) برا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے
عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے
مقرر جہاں نیک و بد کی سزا ہے
گنہگار واں چھوٹ جائیں گے سارے
جہنم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

(۴) اگر اک جوانمرد ہمدرد انساں
کرے قوم پر دل سے جان اپنی قرباں
تو خود قوم اس پر لگائے یہ بہتاں
کہ ہے اِس کی کوئی غرض اس میں پنہاں
وگرنہ پڑی کیا کسی کو کسی کی
یہ چالیں سراسر ہیں خود مطلبی کی

(۵) بہت قافلے دیر سے جارہے ہیں
بہت بوجھ بار اپنے لدوا رہے ہیں
بہت چل چلاؤ میں گھبرا رہے ہیں
بہت سے نہ چلنے سے پچھتا رہے ہیں
مگر اک تمھیں ہو کہ سوتے ہو غافل
مبادا کہ غفلت میں کھوئی ہو منزل

(۶) کوئی ان سے پوچھے کہ اے ہوش والو
کس امید پر تم کھڑے ہنس رہے ہو
برا وقت بیڑے پہ آنے کو ہے جو
نہ چھوڑے گا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچو گے نہ تم اور نہ ساتھی تمھارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے

(۷) غرض عیب کیجئے بیاں اپنے کیا کیا
کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا
فقیرا اور جاہل ضعیف اور توانا
تاسف کے قابل ہے احوال سب کا
مریض ایسے مانوس دنیا میں کم ہیں
بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلیں وہ ہم ہیں

(۸) جماعت کی عزت میں ہے سب کی عزت
جماعت کی ذلت میں ہے سب کی ذلت
رہی ہے نہ ہرگز رہے گی سلامت
نہ شخصی بزرگی نہ شخصی حکومت
وہی شاخ پھولے گی یاں اور پھلے گی
ہری ہوگی جڑ اس گلستاں میں جس کی

سوال نمبر۳۔ (الف) کسی ایک کا مفصل جواب تحریر کیجئے:— 8

(۱) ناول امراؤ جان ادا لکھنوی تہذیب و معاشرت کی مکمل آئینہ دار ہے۔ وضاحت کیجئے۔

(۲) امراؤ جان ادا کے کردار کو بیان کیجئے۔

(۳) اردو ناول نگاری میں ناول ''امراؤ جان ادا'' ایک شاہکار ناول ہے۔ وضاحت کیجئے۔

(ب) کوئی ایک جواب دیجئے :— 8

مسدس حالی میں مسلمانوں کے زوال کے کیا اسباب بیان کئے گئے ہیں؟ لکھئے۔

یا

مسدس حالی کا اردو ادب میں مقام و مرتبہ متعین کیجئے۔

سوال نمبر۴۔ الطاف حسین حالی کی سوانح حیات اور نظم نگاری کی خصوصیات تحریر کیجئے۔ 16

یا

مرزا محمد ہادی رسوا کی سوانح حیات بیان کرتے ہوئے ان کی ناول نگاری کا جائزہ لیجئے۔

سوال نمبر۵۔ ۱۸۵۷ء کے بعد اردو شاعری میں ہونے والے نئے رجحانات پر اظہار خیال کیجئے۔ 16

یا

درج ذیل میں سے کسی ایک پر روشنی ڈالئے :—

(۱) فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات

(۲) اردو نثر کے ارتقاء میں غالب کا مقام

(۳) لکھنؤ میں اردو زبان کی اصلاح کے لئے کی جانے والی کوششیں

(۴) نظیر احمد کی ناول نگاری

(۵) سودا کی قصیدہ نگاری کی خصوصیات